

۵۹۰
کتابخانه تصنیف کار عالی حمید آباد کون
۲۰

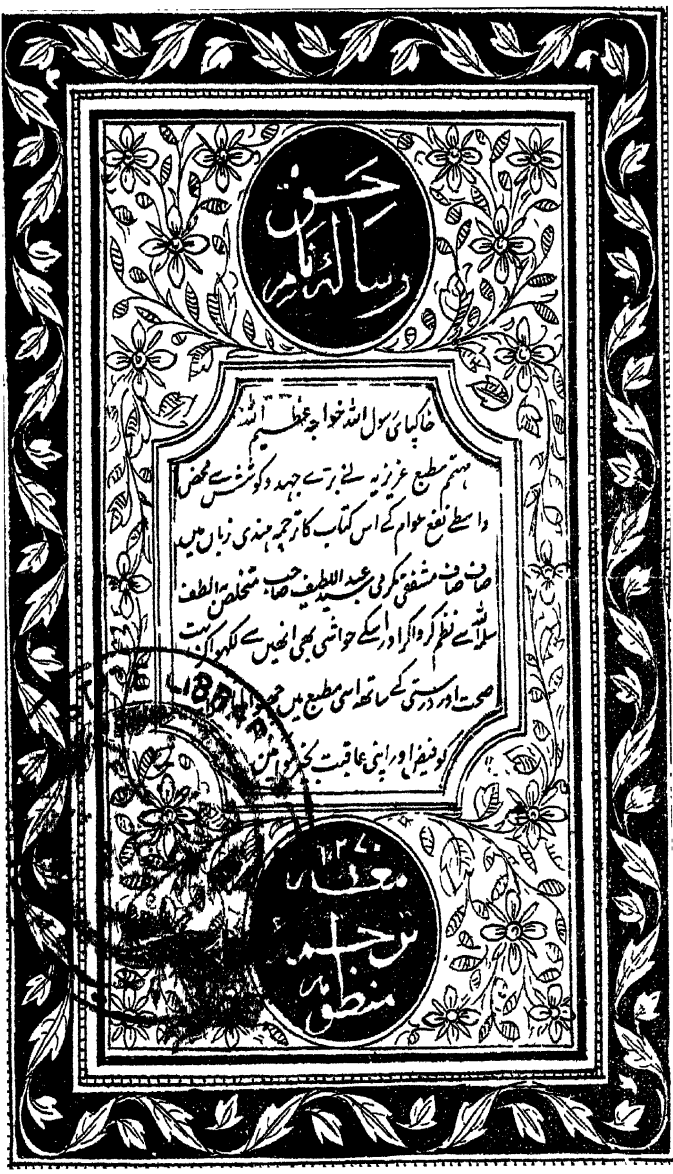
برائے
ایچ ڈی جنرل
م کتاب
نام حق مولا
تلفظ یہ
نام حق
برائے پیش مندرک

Call No _____
Author _____
Title _____
Acc No _____

حکایہ

حاکبای سول اللہ خواجہ عظیم اللہ
 ہستم مطبع عزیزہ نے بر سے جہد و کوشش سے محض
 واسطے نفع عوام کے اس کتاب کا ترجمہ ہندی زبان میں
 صاحب مشفق مکرئی عبد اللطیف صاحب متخلص الطیف
 سلائے نظم لکھا اور اس کے حواشی بھی انھیں سے لکھے گئے
 صحت اور درستی کے ساتھ اسی مطبع میں جمادی الثانی 1387ھ
 کو فیض اور اپنی عاقبت بخیر ہو آمین

منظوم



شاہ محمد حسین

فی ثبوت

کتاب نمبر

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

توحید باری تعالیٰ

وحدانیت اللہ تعالیٰ کی

کہہ بجان و دلش ہے خوانم

بلکہ کرتے ہیں یاد اُسے دل و جاں

خالق و رازق و رؤف و رحیم

خالقِ رازقی کسرم جنت

ہمہ زویافت صورتِ ہستی

سب اُسی سے ہیں پاصورت بود

نامِ حق بر زبان ہے نام

نامِ حق ہی مری زباں پر رواں

ملک و صانع و قدیم و حکیم

ملک و صنع اُسکو ہی قدیم حکمت

ہرچہ ہست از مبدی و ہستی

زیر و بالا سے جو کہ ہی موجود

طاعتِ اوست فرضِ عین بندہ	برہمہ خلق، سچو دین شدہ
بندگی اُسکی فرضِ عین ہوی	سارے عالم پر مشعلِ دین ہوی
واو مارا کتابت تا خواہینم	کرد مارا خطاب تا داینم
ہمیں قرآن پڑھنے کو وہ دیا	اور سمجھنے کو اُسکے حکم کی
ہرچہ او گفت آن کنیم ہم	طاعتِ او بجا کنیم ہم
حکم پر اُسکے ہم چلے جانا	طاعتِ اُسکی بجا بجانا
اچھے او گفت غیرِ آن کردن	نیست سودی بجز زبیا کردن
کرنا برعکس اُسکے فرماں کے	ہیں حاصل سوائے نقصان کے
روز و شب طالبِ قبولِ وینم	پیر و امتِ رسولِ وینم
طالبِ اُسکے قبول کے ہیں ہم	پیر و اُسکے رسول کے ہیں ہم

نعتِ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

تعریفِ رسولوں کے سردار صلی اللہ علیہ وسلم کی

پیشوا اسی چو مصطفیٰ دارم

پیشوا مثل مصطفیٰ ہی ہمیں

سرور خاتم و نکین ہم

سرور و خاتم و نکین ہی

او طریقت عیان کند مارا

وہ طریقت عیان کیا ہم کو

تا بروزِ جزا سپا پے باد

وہ ہم اُسپے تا بروزِ قیام

دو ستار چہار یار و ہم

دو ستار چہار یار ہیں ہم

مر ترضیٰ دان علیہم الرضوان

اور حیدر علیہم الرضوان

شکر حق را کہ پیشوا دارم

شکر حق کا کہ پیشوا ہی ہمیں

مہتر و بہتر کزین ہم

افضل و برتر کزینہ ہی

او شریعت بیان کند مارا

وہ شریعت بیان کیا ہم کو

صلواتِ خدای بروی باد

صلوات و سلام رب ہوام

امت او دو دستار و ہم

امت اسکے ہیں دو ستار ہیں ہم

چون ابو بکر ہم عمر عثمان

جیسے ابو بکر اور عمر عثمان

رحمتِ حق نثار یارانش	باد و برجہ دوستدارش
رحمتِ حق ہو آسکے یاروں پر	اور سب اُسکے دوستداروں پر

اَغَاذِ كِتَابِ مُسْتَطَابٍ اِعْتِذَارِ لِنَجَائِبِ مُصَنِّفٍ

ابتداء کتاب پاک کا اور عذر کرنا مصنف کا

ابو مصلیٰ بیاطہارت کن	خانہ دین خود عمارت کن
اے مصلیٰ تو آٹھارت کر	دین کے گھر کتیں عمارت کر
چون بیاری طہارتِ ظاہر	باطنت نیز حق کہ طہا ہر
اگر سے تو ظہار تہ ظاہر	یرے باطن کو حق کرے ظاہر
آن طہارت کہ جسم آمد	ظاہرت را ہمہ قسم آمد
وہ طہارت جو نسیم جسم سے ہو	ظاہر نہیں قسم ہیں اُسکو
تن بغسل و وضو پاک کنے	آب کرنیت قصد خاک کنی
تن کو غسل و وضو سے پاک کرے	ہنویانی تو قصد خاک کرے

<p> زانکہ چونکہ شرع را کویم کیونکہ ہوں میں مطیع شرع نبی بر تو خوانم روان و بی منت بولوں ہوں سب بغیر منت کے توشہ عمر پنجبروزہ کنم توشہ عمر اپنا ہی یہ مقال دل مقام نیت از باید کرد دل کو اپنے بنا مقام نیت از او اپنی پریش از نماز بود پہلے پریش نماز کی ہو گی تا دوران روز باشد تو قیر تارے تجھکو حشر میں تو قیر </p>	<p> شرح این ہر سہ نوع را کویم شرح کرتا ہوں اب میں تینوں کی در طہارت فریضہ و سنت فرض و سنت تجھے طہارت کے پس بیان نماز و روزہ کنم پھر کہوں گا نماز و روزے کا حال آبدست و نسا از باید کرد کروضو اور تو کھانا نسا از روز محشر کہ جان کد از بود حشر میں جس سے گلر ٹاہی جی پس کن در نماز ہا تقصیر پس نمازوں میں تو کھانا تقصیر </p>
--	--

<p>دُرِ معنی نکر کہ چون نغمہ است خوب معنی کے موتیاں رولا ہمہ غمنافسر و ترازین است غم دیں کھا کہ سب سے غمنا ہے بیچ کس در جہان نیا سو د است کوئی جہاں میں لایا نہ آسوں نی چون نادان و احمق و خرم نہ کہ فرقت سا ہون میں ناداں عذیر من صنف قد استہک کیا نصیف جو ہوا وہ ہدف بہ زبیکاری و خموشیدن چکا بیکار رہنے سے بہتر</p>	<p>خود شامی چلبس کو کفہ است ہی شامی بہت بجا بولا غم دین خور کہ غم غم دین است غم اگر ہی تو دین کا غم ہی غم دنیا مخور کہ بیہود است غم دنیا نکھا ہی بیہوش من عجسزہ قصور معترفم عجز کا ہوں میں معترف ہر آں پیش ازین کفہ اندا ہل سلف آگے ہی کہ گئے ہیں اس سلف لیک بر قد خورشید کوشیدن لیک کوشش ہی اپنی قدرت پر</p>
---	--

مکنی عیب کر تو میدانی
 عیب مت کر اگر تو ہی دانا
 من بقدر مجال کوشیدم
 حسب مقدر میں کیا کوشش
 اسپ تازی اگر چه بہ تازد
 اسپ تازی اگر چه خوب چلے
 صد و ہشتاد بیت و دہ باب
 بیت آتی ہیں سو پانچ اور دس باب
 موجز و دلپذیر افتادہ است
 مختصر دلپذیر ہی یہ کتاب
 این ترا یاد کار از شرف است
 یاد کار شرف ہی یہ تھکھکو

کہ در و محلہ پوشانی
 بلکہ پہنا لباس صحت کا
 فقہ را برد نظم پوشیدم
 فقہ کو نظم کی دیا پوشش
 لاشہ خر خویش تن نیند از د
 پر نہ عاجز گدہا ہی چلنے سے
 لایق روز کار اصحاب است
 یکے ہیں سب مناسب اصحاب
 لاجرم بی نظیر افتادہ است
 اسلئے بے نظیر ہی یہ کتاب
 نام او در جہان بہر طرف است
 نام جگہاں میں ہی ہر سو

وزخراسان علومِ شمس	از بخارا است مولد و شمس
اور خراسان سے علم و فن اُسکا	کہ بخارے سے ہی وطن اُسکا
راہ بنما بسوی تحقیق م	یا آلہی بدہ تو توفیق م
رہ دکھا بھکو جانبِ تحسین	ای خدا سے کریم دے توفیق

بَابِ اَوَّلِ دَرِّ بَيَانِ وُضُوئِ اَيْنِ مُشْتَرِكٍ لِيَرْبَعِيَّ اَرْبَعًا فَفَصْلٌ اَوَّلٌ فِي فَرِيضَةِ صَوْمٍ

باب وضو کے بیان میں اس میں چار فصل ہیں پہلی فصل وضو کے فرضوں کے بیان میں

در وضوئیت جزو فرضہ چہار	در صباح و رواح و لیل و نہار
نہ وضوئیں ہی چار شرط سوا	رات دن بیچ و شام میں اصلا
شستنِ پای نیز مقبرست	شستنِ روی و دست و مسح سرست
پانوں دھونا فرضہ چوتھا ہی	دھونا نہ ہا نہ شستنِ سر کا ہی
لازمش چھوٹا فرضن باید دید	ربعِ مسح فرضن باید دید
لازمی مثل شستنِ فرض ہی سمجھو	پاؤں مسح فرض ہی سمجھو

فصل دوم در سنتهای وضو

دوسری فصل وضو کی سنتوں میں

ہر کہ دانت مرورہ باشد

جو کہ جانا سو ہی وہ ماکٹ راہ

نام حق گفتن از دل پاک است

نام اللہ کا کہے دل سے

بہ کرات شستن اعضا

اور دھونا ہی تین بار اعضا

سنت آمد ز مصطفیٰ بے قبل

سنت آئی بنی سے ہی بے قبل

گفتم این جنبہ را علی الاطلاق

کہا ان سبکو میں علی الاطلاق

سنت آبدست وہ باشد

دس ہیں سنت وضو کی ای آگاہ

شستن دست پیش مسواک است

قبل مسواک ہاتھ کو دھو دے

مضمض مسج کوشن استنج

کان کا مسح کٹی استنج

نیز انگشت پای را تخلیس

باؤں کی انگلیوں کی بھی تخلیس

باز تخلیس لچہ استنشق

در تخلیس ریش و استنشق

راذن آب جزوا بنود	عصوگرز کے ردا بنود
پانی دوتا سے بن نہیں ہی دوا	عصوگرز کے بنود سے ردا

فصل سوم در مستحبات وضو

تیسری فصل وضو کے مستحبات کے بیان میں

نیت وزان پس موالا نیت	در وضو شش مستحبات
نیت او دھونا پانی بر پی اعضا	مستحب چھ وضو کے ہیں پیدا
بھیامن ہدایت از تادیب	بمسح و انکبہی ترتیب
سیدھی جانب سے ابتدا اللی اویب	مسح بسبر کا اور ہی ترتیب
مسح کردن ازین قبیل کیری	کر تو مسح سراسر از عمل کیری
مسح کردن کا مستحب آیا	مسح جب سراسر کا تو جب لایا

فصل چہارم در مکروہات وضو

چوتھی فصل وضو کے مکروہوں کے بیان میں

آب اندر دہان و در مینی	کف چپ کراہیت مینی
پانی سُندھ اور ناک میں لینا	دست چپ سے کراہیت ہی بگا
آب بروی سخت تر کردن	عورتِ خویش را نظر کردن
مارنا سُندھ پہ زور سے پانی	دیکھنا اپنی جائے پنہانی
خوی در آب پرستن از عمدا	سخن اندر مقام استنجا
تھوک پانی میں جان کر بھانا	بات کرنا بوقت استنجا
ور تو مینی براست افشانے	در میان کراہیت مانی
مت چھرک اپنے سے ہاتھ ناک	ناکراہت سے تو ہے بے باک
ہر کہ این شش کراہیت دانند	دایم اندر رفاہیت مانند
جو کہ بے چہہ کراہیت سمجھے	حق اے نت رفاہیت سے رکھے

باب دوم در بیان نشکندہای وضو

دوسرا باب وضو کے توڑنے والوں کے بیان میں

۱۳
راہ گوربت کی کتاب

بدست ترازیان سرد
وہ وضو میں ترے کرتے نقصاں
وضو ہم بجای خویش بود
صبح تیرا وضو بحال رہے
قی کنی پر دمان ہی باشد
قی وہ ایسی کہ پڑ دمان ہو دے
کتبہ بر خواب چکیں کند
نہند پر اعتماد ہی کس کو
باز دیو انگلی و مد ہوشے
ست ہو جاوے یا کہ دیوانہ
فرج بر فرج و آیر در بالشر
رہے اسوقت ایستادہ ذکر

انچہ از پیش و پس عیان کرد
اگلے پیچھے سے جو کہ ہو دے عیاں
مکران باد کان ز پیش بود
پر ہوا وہ جو آگے سے نکلے
ریم و خون کر روان ہی باشد
پپ لہو ہو اگر رواں ہو دے
خواب تکبیر ز وہ وضو شکنند
سویا کالگا کے توڑے وضو
ہتھ اندر نماز و یہ ہوشے
بے ہشی اور نماز میں ہتھ
ہر کہ راشد مباشرت فاحش
لگیں دوشد گد بر ہنہ اگر

باب سوم در غسل وان مشتملت بر فصل اول در بیان فرایض غسل

تیسرا باب غسل کے بیان میں تین فصل ہیں پہلی فصل غسل کے فرضوں کے بیان میں

فرض در غسل اوست چیز بود	ہر کہ بادانش و تمیز بود
فرض ہیں تین غسل میں اسکے	ہی جو اگر تمیز و دانش سے
پر ہمہ عضو خود روان کردن	آب در مین و وہان کردن
جاری ب تن پہ کیجئے پانی	ناک اور منہ میں لیجئے پانی

فصل دوم در بیان سنتہای غسل

دوسری فصل غسل کے سنتوں کے بیان میں

یاد گیرش کہ بہتر از کبج است	سنت غسل جملگی پنج است
یاد کر گنج سے ہیں لے پیار سے	سنت غسل پنج ہیں سارے
دور کردن نجاست از تن حویار	ستن دست و فرج باید پیر
دور کردن سے سب نجاست کو	ہاتھ اور شرنگاہ اول دعو

پس وضو ساختن ز بہر خدا	شستنِ تن سبب بار ستم پاتا
پس وضو کیجئے برا سے خدا	تن کو دھوئیں بار ستم پاتا
آن زمانیکہ موسیٰ را بافسد	شاید آن موسیٰ را نہ بسکافند
عورتیں چوتیاں جو گوندھتی ہیں	ہیں واجب کہ کھولیں بالکتیں
در تک موسیٰ آب را رانند	باقہ خشک ہچمان مانند
جرمہ میں بالوں کے پانی دوڑاویں	چوتیاں یونہیں خشک رہ جاویں

فصل سوم در بیان مقدار آبِ وضو غسل

تیسری فصل وضو و غسل کے پانی کے مقدار کے بیان میں

مکن اسرافِ ما تو اے جانی	چون ولا تتر فواہمی خوانی
ست کرا سرافِ آبِ ای خو شیخو	جب ولا تتر فواہمے ہی تو
تلفِ آبِ چون روا بنود	تلفِ عمر خر خطا بنود
تلفِ آبِ جب روا ہنوا	تلفِ عمر بے سخن ہی خطا

غسل را چار من ز تعلیم است

غسل میں چار من کا حکم دیکھئے

ریز بردست و روی نین را

آدھا من دال ہاتھ اور منہ پر

پای شوید پراچھ میسدا ند

پاؤں دھو سطح سے بگھا ہی

بر سر خویش ریزد و من و نیم

سب سے بارہائی من پانی

کہ بود آب تو یہ پیسا

پانی پانے سے جو خرگ سے

نیست اسراف ہر چہ می شوئی

نہیں اسراف جو کہ دھوے تو

در وضو آب یکمن و نیم است

دیرتھ من آب ہی وضو کے لئے

در وضو کن بہ نین استنجا

آدھے من سے وضو میں پاکی کر

پس بدان نیم من کہ میماند

پھر وہ جو نیم من کہ رہتا ہی

بچھین کیر غسل را تعلیم

بہ اس سطح غسل نہیں جانی

ہست این است سیاط و رخا

یہ سب احتیاط گہریں ترے

در تو ای خواجہ بر لب جوئی

ای میاں نہر پر جو ہوے تو

غسل میں

بَابِ چہارم در بیانِ اِنجہِ غُسلِ رَا وَ اِجِبْ مِنْکِنَّد

جو تحبابِ غُسلِ واجب ہونے کے سببوں کے بیان میں

بایدت جہد و جہد و دلسوزی

سی و کوشش ضرور ہو دے تجھے

نزد کر طلالِ خواہد بود

نہیں لایق کہ ہو دے دل یہ طلال

از خدا شرم دار و شرم دار

حق سے نرا جہاں سے مت شرما

بر زن و مرد، سپحو قرض شود

عورت و مرد پر مثالِ مترض

غُسلِ واجبِ شود بشرحِ قیاس

واجب اُس زن پر غُسلِ ہی نلے باک

گر تو خواہی کہ شرعِ آموزی

گر تو جا ہے کہ شرعِ تو سیکھے

انجہِ ازوی سوالِ خواہد بود

وہ جو ہو و یگا اُس سے تجھے سوال

در طلبِ کردنِ حقیقتِ کار

علمِ حق کی طلب میں اے دانا

سچا علم یا خدا کو پہچاننے کا علم مراد اس سے علمِ دین ہے
غُسلِ ایزنج چیزِ نضرِ شود

پانچ چیزوں سے غُسلِ ہو دے فرض

چون شود پاکِ زنِ رَحِیضِ و نفاک

زن ہو حیض و نفاس سے جب پاک

ہر زنی را کہ کم شود ایام	غسل باید بہر نماز مدام
جس کے ایام بندہ بر گم ہیں	غسل کرنا وہ ہر نماز کے تہین
مرد را چون ذکر چہ سان کرد	کہ در اندام زن نہاں کرد
مرد کا جب ذکر ہو اس دہب سے	کہ نہاں زن کی منبرج میں ہو دے
غسل واجب شود از آن جالش	گر چہ زن حال نیت از آنش
غسل واجب ہو اسکتیں در حال	اگر چہ اُس حال سے ہو از آنش
غسل واجب کند جنابت ہم	بر زن و مرد اے مدارِ کرم
بھی جنابت سے غسل ہی واجب	مرد اور زن پامی مرے صاحب

باب پنجم در بیان تیمم

پانچواں باب تیمم کے بیان میں

چار چیزست در تیمم نرض	مید ہم مرترا بدانش عرض
ہیں تیمم میں چار چیزیں نرض	اے ہم مرترا بدانش عرض

اسطرح از آن ہونا
در صورت تیمم ہونے سے ازال ہونا

خاک از جای پاک ائی مہتر	نیت و قصد خاک ائی سرور
خاک کو جاے پاک سے لیجے	نیت اور قصد خاک کا کیجے
کہ نمازت نبی صبح کردانی	نیت اینت کر نیت دانی
کہ کرے تو صبح اپنی نماز	بہی نیت ہی جان لے پیماز
یس بالمش برو کہ کردی پاک	چون زدی ہردو پنجہ برابر خاک
منہ پہ تل تا کہ پاک ہو دیگا	جب تو دو ہاتھ خاک پر مارا
ہردو ساعد برفقین بال	پس دکر بار پنجہ زن در حال
کہنہوں تک پھر ادو ساعد پر	پھر دہیں ہاتھ مار بار دگر
کہ ترا زین چہا ر ناچار است	در تیمم فریضہ این چار است
یاد کرنا تجھے ہی اب ناچار	ہیں تیمم کے لیے ستر ایض چار
در تیمم تو کتہ را دریا ب	زرو ما شرط نیت استیغاب
در تیمم تو کتہ را دریا ب	نہیں پاس اپنے شرط استیغاب

ہرچہ ان ناقص وضو باشد

جو کہ ناقص وضو کے لئے

واکہ قادر بود بر آبِ طہور

ہو جسے آبِ پاک پر مفد دور

ہرکہ میلی ز آبِ دور بود

ہو جو یک میل دور پانی سے

دور بود آب کمتر از میل

رہے کم میں سے گرا آب کہیں

میل در شرع ثلث ذرنگ است

یہ تین حصے ہر حصہ سے تین حصے ہوتا
ثلث ذرنگ شرع میں ہی میں

ثلث ذرنگ است چار ہزار

ثلث ذرنگ ہی چار ہزار

ناقص اندر تیمم او باشد

وہ تیمم کو بے سخن توڑے

زوشود در زمان تیمم دور

اُس سے فی الحال ہو تیمم دور

این تیمم ورا طہور بود

پس تیمم ہی جیز اُسکے لئے

نیت در نار و ایش قیل

دھندلہ تہا تو جہ
نار دانی میں اسکے سبب نہیں

کر ترا دانش است ذرنگ است

۱۱۲ ج ۱۱۵
عقل گریزی راہ کی ہی دلیل

از قدم ہای اشتر ہزار

۱۱۱ ج ۱۱۵
قدم اُس اوت کے جو ہو ہزار

نماز

بَابِ ششم در بیان نماز و این ششم است بر چهار فصل اول در بیان نماز

چشم نماز کے بیان میں اس میں چار فصل ہیں پہلی فصل نماز کے فرضوں کے بیان میں

مقدمت ایشن الو حنیف بود

پیشوا اسکا بوحنیف ہی

در شریعت دنی و ہم دانی

اور شریعت میں کامل و دانی

زانکہ صافی ترست مشرب او

کیونکہ ہی اسکا صاف تر مشرب

شش درون نماز و شش سرون

چھ نمازوں میں اور چھ باہر

فرض و نفلت ہمہ روا کردد

فرض اور نفل سب روا ہو دیں

ہر کہ او طالب لطیف بود

جو کہ وہ طالب لطیف ہی

اور اسلام صوفی و صافی

ہی وہ اسلام میں بہت صافی

بشنو از من بیان مذہب او

مجھ سے سُن لے جو اسکا ہی مذہب

ضبط کن این دوشہ فرضہ کنون

یاد دے بارہ فرض دل سے کر

تا نماز تو مانوا کردد

تا نمازیں تر سے ادا ہو دیں

عرض دارم کہ موضع عرض است

بولتا ہوں کہ فی ہر جا سے یہ

پوشش عورت و مکان طہیر

ستر عورت ہی اور مکان طہیر

روی ہم سوی قبلہ آوردن

جانب قبلہ اپنا منہ لانا

رض کیر و نماز کن بنیاز

رض جان اور نماز کر بنیاز

قعدہ آخرین و سجدہ حضور

بھی رکوع اور آخری قعدہ

از نماز اسے مدارِ عقل و قیاس

رض ہی ای مدارِ عقل و گمان

انچہ بیرون کنون ترا فرض است

و ہے جو باہر کے فرض ہیں اس آن

نیت است و طہارت و تکبیر

نیت اور ہی طہارت اور تکبیر

غم اسلام بایست خوردن

غم اسلام چاہئے کھانا

شش کردان در اندرون نماز

دوسرے چھ جو ہیں میساں نماز

آن قیام و قرائت و رکوع

ہی قیام و قرائت اور سجدہ

پس رون آمدن فریضہ شمار

باہر آنا نماز سے پہچان

فصل دوم در واجبات نماز

دو فصل نیکو واجبات کے بیان میں

کے

زا مکہ از مصطفیٰ جنین فرست

ایسی آئی ہی مصطفیٰ سے بات

در دوئی اول فریضہ بخوان

پہلی دور کھتوں میں نرسض کی ہو

سورہ با فاتحہ کہ صفت
یعنی فرض نماز

ضمیمہ سورے کی مت بجات کر

سورہ با فاتحہ قرین باشد

چاروں رکعت میں ختم سورہ کرے

واچھ پست پست باید

ترتیب میں ہی پست ز پرفتن

واجبات نماز با ہفت است

واجبات میں نماز کے سات

فاتحہ ضم سورہ قرآن

فاتحہ اور ہم سورہ بیے در

لیک اندر تطوع و سنت

ایک نفس سن میں ای بہتر

کا خرمیش جو اولین باشد

بلکہ ثانی ہی مثل اولی کے

در بلند می بلند باید خواند

ترجمہ میں پکار کر پست

<p>باز در آخرین تحیات است آخری میں تشہد کے داننا</p>	<p>قعدہ اول از وجوبات است در واجب ہی قعدہ اولی</p>
<p>باز تعدیل جسکی ارکان اور ارکان کی بھی تعدیل</p>	<p>یزد و ترشد قنوت عیان در میں ہی قنوت بالتفصیل</p>
<p>زانکہ تکبیر عید می باید کیونکہ تکبیر عید ہی معبود</p>	<p>لیک در عید واجب افزاید لیک واجب ہی عید میں افزود</p>

فصل سوم در بیان سجدہ سہو

دوسری فصل سجدہ سہو کے بیان میں

<p>واجب امد باتفاق ام اتفاقا ہیں دونوں واجب جان و ندرین راہ نسبتی دارد اور اس علم میں ہو اسکو مواد</p>	<p>سجدہ سہو با تلاوت ہم سجدہ سہو و سجدہ تسلان و اند آنکس کہ حسبی دارد وہی جانے ہی جکو استعداد</p>
---	--

سجدہ سہو را یہیں کردن

سجدہ سہو کو بیان کرنا

اگر کسی فرض را کند تاخیر

کرتے تاخیر کوئی رضوں کی

سجدہ سہو را چوساز کند

سجدہ سہو جب ادا وہ کرے

ای مصلی بہر دو دست سلام

اے نمازی سلام دو طرفہ

ایچنین است مذہبِ نعمان

ہی اسطرح مذہبِ نعمان

از یکی سہو ۲۰۰ سجدہ بس است

اگر تو ایک سہو کو دو سجدہ سے بس

واچنچہ مشکل بود عیان کردن

اور مشکل جو ہو عیان کرنا

یا کند ترک واجب القصر

ترک واجب کرے اگر کوئی

جب نقصان آن نماز کند

جب نقصان نماز کا وہ کرے

کوی وانگہ بیار سجدہ تمام

کے پھر کو تو سہو کا سجدہ

و بتقوی جو یوزر و سلمان

تھا وہ تقوی میں یوزر و سلمان

شرح آموز کر ترا ہو سست

سیکھ لے شرح گرتے ہی ہوس

درست نقصان یعنی نقصان نماز کی صورت میں اگر کرنا

اعظم

ہوا و سہو مقتدی باشد	ہر اما میکہ ہمتدی باشد
مقتدی کا ہی سہو سہو	جو کہ ہو وے امام راہ نس
سجدہ سہو او نہ معت اوست	مقتدی را کہ سہو افتادہ است
سجدہ سہو و کتیں ہی کہاں	مقتدی کے اگر سہو عیاں
طاعت او خدای بیذیرد	سہو اور امام بر گیرد
طاعت اُسکی خدا قبولیگا	سہو اسکا امام اتھالیگا

فصل چہارم در بیان سنتہائی نماز

چوتھی فصل نماز کی سنتوں کے بیان میں

وہ ازان قولیت و وہ فعلیت	سنت اندر نماز آمد میت
دس ہیں قولی انھوں سے دس فعلی	بیس سنت نماز کی ہیں سبھی
بعد ازان در اعوذ کشت فلاح	اچھے قولیت ہست استفتاح
بعد اُسکے اعوذ بہر صلاح	وے جو قولی ہیں سنتے استفتاح

<p>سمِعَ اللهُ كَفْتَنَ اَزْدِيْنَ اَسْتِ</p> <p>سمِعَ اللهُ اَزْرُو دِيْنَ هِي</p> <p>مَقْدِي رَيْنَا لَكْ اَنَّا زُو</p> <p>مَقْدِي رَيْنَا نَسَامْ كِهِي</p> <p>نِيَزْ تَكْبِيْرُ دَرِ مَبُوْطِ وَ صَعُوْدِ</p> <p>اَوْر تَكْبِيْرُ نِيْتِي اَنْتِي صَرِيحِ</p> <p>كِيْر سُنْتِ و لِي كِيْر اَزْ فَرْضِ</p> <p>فَرْضِ كِي سُنْتُوْنَ سِي هِي بَحِيْرِ</p> <p>اَزْ وَا سُنْتِ اَسْتِ دَرِ اِسْلَامِ</p> <p>اَسْتِ اِيَا هِمَارِ سِي پَسِ اَطْهَرِ</p>	<p>زَانِ پَسِ لَسْمِيْهِ وَ اِهْمِيْنَ اَسْتِ</p> <p>تَكْبِيْرُ كِهِي اَوْر اِيْتِي هِي</p> <p>سَمِعَ اللهُ اِمَامِ پَر دَا زُو</p> <p>سَمِعَ اللهُ جِبِ اِمَامِ كِهِي</p> <p>بَارِ تَسْبِيْحِ دَرِ رُكُوْعِ وَ سُجُوْدِ</p> <p>هِي رُكُوْعِ وَ سُجُوْدِ كِي تَسْبِيْحِ</p> <p>فَاتِحَةُ دَرِ دُوْمِيْ اَخِيْرِ اَزْ فَرْضِ</p> <p>فَاتِحَةُ اَخِيْرِيْ دُوْر كَهْتِ مِيْنِ</p> <p>پَسِ بَرُوْنِ اَمْدَنِ مَبْلَغِظِ سَلَامِ</p> <p>اَنَا لَفْظِ سَلَامِ سِي بَا هِرِ</p>
---	---

سُنَّتْهُایِ فِعْلِيَّةٍ نَمَازِ

نماز کی فعل سنتیں

سنتِ فعل در نماز وہ است

فعل سنت نمازیں ہیں دس

ہست رفع الیدین تا اذنین

ہاتھ کہ نون تک اٹھنا ہی

بعد ازان دستِ راستہ را بچپ

دستِ راستہ ادا اور بچے چپ

مر زمان را بجدہ احوال

عورتوں کو بافتانِ تمام

دستِ بر کبہ در رکوعِ تہ

ہاتھ زانو یہ تور کوع میں دھر

سجدہ آرید در میان دو کف

گردن ہاتھوں کے بچے سجدہ ادا

یا دیکر شکر تراست ^{۱۰}
 حصہ ۱۰

یا ذکر لے اگر تجھے ہی ہو سہ

وانکہ بر جای سجدہ وارد عین

سجدہ سے کی جائے کو بخنا ہی

بہی زیر ناف بہر ادب

ناف کے بچے رکھے بہر ادب

دستِ بر سینہ پر بود ہمہ حال

ہاتھ بہتر ہی سینے پر ہمہ حال

پشت ہموار دارو کو ز منہ

پتھ ہموار رکھ دو تامت کر
 سیدھی اور برابر کہو تان

شکم ازان دور و دست اذر

ہاتھ پہلو سے پٹ سے ہد

بچے سجدہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر انھیں
 بیکر خور کے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر انھیں
 بچے سجدہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر انھیں
 بچے سجدہ کے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر انھیں

انچلیاں باہم لے میں در رکھ توں کے
 کانوں کے برابر
 تازہ پھیل جاو دست ان کے ہونے
 اداں کو اور عورتوں کے ہونے

تو نہیں دونوں پاؤں سے یہ لڑ
 کھینچ کر جو زور دیتا ہے
 اس پیر کا کہ سفیدی نہیں کر

سر انکشت سوی پہلہ کنی	نیزر باپی چپ نشست زنی
سر سے بند کر انکلیوں کے سر	پیشھے بائیں پاؤں کے اوپر
یہ بین ویسا رخواست تمام	بانگہ ان تو روی وقت سلام

تمام کے وقت
 چھپ چھپا ہوا شخص دیکھے

داہنے بائیں باخضوع تمام	پیر نے منہ کو اپنے وقت سلام
مستجب راز سنت انکار ^{عاجزی}	گر کسی بر تو شبہت اندازد
جانے مستجب کو بھی سنت	لاوے در پیش کوئی کر شبہت
مستجب دوریت آرا	ی دولت پر ز نور در حکمت
مستجب دور کب ہی سنت سے	ای زادل نیز حکمت سے
یاد گیرش کہ نسخہ کیا بہت	بعد ازان ہر جہ بہت آداب ^{روشن و نامی}
یاد کر ہی یہ نسخہ کیا بہ	ہوں جو اسکے سوا سو ہیں آداب

باب ہفتم در نمائندہای فرایض شبار و نری

ساتواں باب رات ان کے فرض نمازوں کے بیان میں

پندرہ رکعت بود کہ گوی	انچ فرض است در شمار روزی
سترہ رکعت ہیں یکہ کے عجم سے	و سے جو ہیں فرض رات اور دن کے
پندرہ رکعت ہیں عصر و عشاء	صبح کے دو چار ظہر کے ہیں
پندرہ رکعت ہیں فجر چہ عصر گنیں	تین شام و چار درخفتن
زین نکوڑ نہیں ستوان گفتن	تین مغرب کے اور عشا کے چار
اس سے بہتر ہو سکے گفتار	و تراز و اجبات میں نہ
پر ہمہ واجب است بزار اند	و تراز و اجبات سے بجمو
سب پر واجبہ ادا کر داسکے	

دست کا وقت صبح کا وقت
ظہر کا وقت زوال آفتاب سے طلوع
سائے تک سوائے اصل کے عصر کا وقت
دو سائے سے غروب تک مغرب کا
دست غروب آفتاب سے شفق غیب
تک غروب آفتاب سے شفق غیب
کے بعد سے صبح صادق

باب ہشتم در بیان سنتہای موکدہ شمار روزی
آنچنان باب رات دن کے سنت موکدہ نمازوں کے بیان ہیں

علمائے اذہبی شہت	ہست سنت دو آزدہ رکعت
علما کہ گئے ہیں بے شہت	بارہ رکعت ہیں آئے بے سنت

دوپس از شام و دو بختن در	شش پیشین گذار و دو بصر
شام کے دو ہیں دعوت کتین	فہر کے چھ ہیں صبح کے دو ہیں
آنجہ ہست از موکلات این است	سنتِ حائضِ صلوة این است
ہیں ہی دے جو ہیں سو گے سے	سنتِ حائضِ صلوة سے
خواجہ ما امیر قافلہ ہست	غیر ازین ہرچہ ہست ناقلہ ہست
مصطفیٰ خواجہ انس و جن کے ہیں	نقل ہیں جو ہوا سے ان کے ہیں

لوگ نہ کہیہ کیا ہوا

باب نهم در بیان روزہ و رمضان
 نوان باب روزہ رمضان کے بیان میں

روزہ جز قہر نفس شہوانی	نیت در حکم شرع کردانی
روزہ ہی قہر نفس شہوانی	حکم میں شرع کے سن ای حانی
وزمہ خوردنی فحور شدن	از جماع و شراب دور شدن
کھانے کی چیزوں پر نکر انگیز	کر جماع اور پینے سے پرہیز

نفس شہوانی قہر نفس شہوانی
 جماع و شراب دور شدن
 نیت در حکم شرع کردانی
 حکم میں شرع کے سن ای حانی
 روزہ جز قہر نفس شہوانی
 روزہ ہی قہر نفس شہوانی
 وزمہ خوردنی فحور شدن
 کھانے کی چیزوں پر نکر انگیز

روزہ رمضان

<p>تایابی زروزہ انیت ای روزہ سے بھکرائیت درقضا خربش روا بنود ہی قضا میں بغیر شب نہ روا</p>	<p>فرض دان حمد روزہ رانیت فرض رب روزوں کی مجھ نیت نیت روزہ گرا دا بنود نیت روزہ جو نہیں ہی ادا</p>
<p>تایہ پیش زوال است روا آگے نصف انہار کے کر لیں نیت روزہ خربش نکنی نیت روزہ غیر شب نکر سے نیت نقصان روزہ تو پدید نہیں روزہ میں کچھ خلل آدے می نشاید ورا علامت کرد علامت کرے کوئی اس صبر</p>	<p>لیک مروفتی و نوافل را ہی روادفتی و نوافل میں پچنین کرخل طلب نکنی یوں ہی گر توخل طلب نکر سے کس پشہ در کلو چو پرید کھس مچر ج خلق میں جا دے گر کسی رک زدو حجابت کرد نسا یا سبکھاں لکادے اگر</p>

تایابی کے روزہ خواہ زم زم میں یا حج
 یا نفل
 اور روزہ میں سے پھر نیت کرنا جائز ہے کہ
 قضائے شب ہی کو نیت کرنا ایسی ہی روزہ روزہ بطن
 اور روزہ گذرہ میں
 اور روزہ کے وقت کہتے ہیں
 صرف انہار دن کے دوپہر کے وقت کہتے ہیں
 حال اس بات کا کہ خود روزہ اسکا نیت کے گذری
 اور نیت کو نیت کہے کچھ خلل نہیں واسطے ادا روزہ
 میں بھی شب ہی کو نیت کرنا بغیر اور وہ کائنات
 رات میں آجی

نیت روزہ میں کچھ خلل آدے
 نہیں روزہ میں کچھ خلل آدے
 می نشاید ورا علامت کرد
 علامت کرے کوئی اس صبر

روزہ باقیمت کر فزائشید

ہیں نکلا تو ہی وہ روزہ روا

ازکراہت مباشر بے اندوہ

استکراہت سے رہنے بے اندوہ

برسر و چشم غنیت جسیر

سر میں با آنکھ میں تو روزہ بجا سہ

علما اندرین چہ فرمایند

عالموں کا ہی اس میں کیا فرماں

بی ضرورت چنیں خطا باشد

بن ضرورت کے یہ خطا ہو۔

ہست ہر دو تراہنی: حری

ہی گوارا تجھے جو ہو ایس

درست ۱۲

نہک و سرکہ گردہاں پشید

نہک اور سرکہ کوئی زبان سے چکھا

روزہ باقی بود و لے مکروہ

روزہ باقی ہی پر ہوا مکروہ

ورکنی مسح روغن و سرکہ

تیل ڈالے دیا کہ سرکہ لگائے

نان کہ از بہر طفل می خایند

طفل کے واسطے چو چاہے ہی نان

اگر ضرورت بود روا باشد

ہو ضرورت اگر روا ہو سے

بفراموشی ارکنی و خوری

بھول کر کھایا یا جسے کیب

۱۱

روزہ تست بچپن باقی

کیونکہ باقی ابھی ہی روزہ رزا

در بقصد است خوردن و کارت

عمر اجمع بود سے یا کھا دینے

کر خوری آنچه از غذا بنود

ر تو لھایا سوشی نہیں ہی غذا

ہیچو سنک و کلونج و اہن و

و ہیلہ پتھر کسندہ لونا ہی

در قطع اگر شروع کنی

نفل روزہ اگر گیا ہی شروع

تا توانی اداسش باید کرد

تا باہکاں کرے اُسے تو آدا

کر تو سیری و کر تو مشتاقی

سیرتی یا تو ہی ابھی بھوکا

لازم آید قضا و کفارت

بچہ پہ کفارہ اور قضا آوے

بر تو لازم کبیر قضا بنود

بچہ پہ نماز نہیں سو اسے قضا

بنود زین قبل گل سرشہ

گل سرشہ نہیں ہی ایسی شی

پس رجوع از برای جوع کنی

بسبب بھوکہ کے کرے تو رجوع

رزد نغان قضا شن باید کرد

پاس نہاں کے اُسکا آبا قضا

بَاب دَهْمُ دَرِّ بَيَانِ كَفَّارَةِ رَوْزَةِ رَمَضَانَ

۱۔ دسواں باب روزہ رمضان کے کفارے کے بیان میں

<p>بہنار و مجامعت کردن <small>۱۱۔ تم جسمہ زوجہ</small> دن کو یازن کے ساتھ جمع ہوا یا یکی بندہ کردنش آزاد یا کہ آزاد ایک بندہ کرے تا شوی از حیات برخوردار تا کہ پاوے حیات کا ثمرہ</p>	<p>گر کسی قصد کرد در خوردن <small>۱۲۔</small> جب کہ توجان بوج کر کھ یا <small>۱۳۔</small> شست مسکین طعام باید ساتھ مسکین کا توپیت بھرے یا دو روزہ را پیالے <small>۱۴۔</small> یا پیالے دو ماہ رکھ روزہ</p>
--	--

خَاتَمَهُ

ختم کتاب کا

<p>یادگیرش کہ مختصر کفتم یاد کرنے کو مختصر بولا</p>	<p>از برای تو اینقدر کفتم <small>۱۵۔</small> تیرے خاطر میں اسقدر بولا</p>
--	---

واجب و فرض و نفل حق دانند

واجب اور فرض و نفل جانے سبھی

از وفات رسول تا امسال

تھے وفات نبی سے اسے بہتر

بود کاین نظم کشت تکمیل

یک نظم یہ تمام ہوا

باز کویندہ و رسانندہ

اور پہنچانے کہنے والے پر

ہم کہ این را بصدق دل خوانند

جو اسکو پڑھے بصدق دلی

نود و نہ ہفت و شصت سال

سال نود و پینچ سو پر
۶۹۳

نیمہ از جہاد سے الاول

اور تعاضف جہاد سے الادلے

رحمت حق نثار خوانندہ

بود سے قاری پر رحمت دور

قطع تاریخ کا ترجمہ

بطیفیل شفیع رفو جبذا

خواجہ و مشفق عظیم اللہ

ترجمہ لکھا نام حق کامتہ

بفیوض و تفضلات حسدا

حب فرمایش و داد پناہ

جیلہ العطف بقصد نفع عوام

چرخ نے خوب ترجمہ پایا	سال تارخ اسکا سنوایا
تاریخ طبع زاد سید بہا الدین صاحب محبت	
از فقہان زمان بردہ سبتی گفت الطف ترجمہ نام حق	نام حق را ترجمہ الطف نمود بی سرانیش سالش با تقم
غسل باید ہر نماز مدام غسل را وہ ہر نماز کتسب	ہاگزہ نہ راکہ کم شود ایام جست ایام سر بر کم ہیں
<p>اخصاصہ اسکایوں ہی کہ جس عورت کو سبب جاری رہنے خون استحصاء کے حیض کے ایام کم ہو جائیں یعنی کس تاریخ کو حیض آتی اور کس تاریخ کو بند ہوتا ہے اور کتنے دن تک جاری رہتا ہے سو بھول گئی ہو تو چاہئے کہ فکر کرے پس جن ایام میں کہ اسکو حیض بند ہونے کا لگان ہی ان دنوں میں ہر نماز کے واسطے غسل کرے</p>	
<p>تفصیل اسکی بھی جو عورت کہ ایام حیض کے اور ایام طہر کے یعنی باک کے یاد رکھتی ہیں اور جانتی ہیں کہ حیض غلطی تاریخ کو آتی اور غلطی تاریخ کو بند ہوتا ہے اور اتنے دن رہتا ہے ایسی عورتوں کو اگر خون استحاضہ کا ستر ہو تو چاہئے کہ ایام حیض میں نماز چھوڑ دیوں اور باقی دنوں میں ہر نماز کو وضو تازہ کریں</p>	
<p>جیسا مسئلہ اول والا کو حکم ہے چنانچہ کسی عورت کو ہر مہینے میں دو ستر دے کے پہلے دن سے سات روز تک حیض آتا تھا ایک اسکو خون ستر ہو اس وہ عورت ہر مہینے کے پہلے دے میں ہر نماز کو وضو کرے اور دوسرے دے کے پہلے روز سے سات روز تک نماز پڑھے بعد اسکے پھر ہر نماز کے لئے تازہ وضو کر کے ادا کرے</p>	

بعض نادان عورتیں چکی اوقات بسر ہی اس نزل سے ہی کہ جب حیض جاری ہو تو بوجھتی ہیں کہ حیض آیا اور نہ
 غسل کرتی ہیں ابتدا کی تاریخ یا بدیہی ابتدا کی تاریخ اور نہ تعداد خبر نہ طہر کے ایام سے آگاہ ہیں ایسی عورتوں کو
 اگر خون استہناہ ستمبر ہو تو ضرور ہی نگر لیں لحد چیں کہ ویسے دن حیض کے ہونگے اور کون سے دن طہر میں آتا
 و در این سے انکے گمان غالب میں جو ایام حیض کے شرے میں انہیں نازہ پڑھیں اور باقی دنوں میں ہر نماز کے
 لئے نازہ دھو کریں

جس عورت کی عقلمند مرد ہی اور کسی بات پر قابو نہیں پڑتی ہی تو اتنا حال کے سے کہ تردد کسی باب میں
 کہ فقط ابتدا ہی ایام حیض اور طہر میں تک رہا ہی ہر ماہ کے لئے نازہ دھو کرے اگر اندازے ایام حیض اور
 طہر اور انتہا سے ایام حیض میں تک ہو تو چاہئے کہ جب تک ہر تک باقی رہی تک ہر ماہ کے لئے غسل کرے
 سوائے عورت کو ہر مہینے کے پہلے وہ میں چار روز حیض آنے کی علامت تھی کہ کوستی تاریخ کو اتنا سو گلاہ میں
 اگر اسکو خون ہستی جاری ہو تو چاہئے کہ اول تاریخ سے چار روز تک ہر نماز کو وضو کرے کیونکہ ان چار
 میں ہر ایک روز حیض کا بھی ہو سکتا ہی اور طہر کا بھی اور باقی کے چھ دن تک ہر نماز کو غسل کرے اسلئے کہ
 چھ دن میں سے ہر ایک روز حیض کا بھی ہو سکتا ہی اور طہر کا بھی اور حیض موقوف ہونے کا بھی کیونکہ اگر پہلی تاریخ
 سے شروع ہو تو چوتھی کو بند ہو جاوے گا پس پانچویں کو غسل کرنا فرض ہوا اگر دو مری تاریخ کو شروع ہو اور تو
 پانچویں کو بند ہو جاوے گا پس چھویں کو غسل کرنا فرض ہوا علیٰ ہذا الفیس اس میں سے کہ حیض کا آغاز غسل
 ہونے کا سبب نہیں بلکہ حیض کا بند ہونا غسل فرض ہے کا سبب ہوتی رحمن دنوں میں حیض بند ہونے کا احتمال ہوتا
 ہر نماز کو غسل کرنا نام ہی اگر کھنڈہ ابتدا ہو کہ احتمال ہو تو ہر نماز کو نازہ وضو کیا جائے
 اگر کسی عورت کو بہت دن تک حیض موقوف رہ کر گیا ہو کھنڈہ ستمبر ہوا وہ عورت

یہ تمیز نہیں کر سکتی کہ کون سے روز حیض کے ہیں اور کون سے روز نہیں کے لیکن اتنا یاد ہی کہ ہر عورت میں
 ایک بار اول تاریخ سے حیض آتا تھا اور کتنے روز جاری رہتا تھا سو یاد نہیں اس صورت میں چاہئے
 کہ پہلی تاریخ سے کتنے روز تک نماز چھوڑ دو تو یہ کیونکہ ایسے تین دن یقیناً حیض کے ہیں نہ ایام طہر کا
 احتمال ہی نہ حیض موقوف ہونے کا بعد ان تین دن کے پھر سات روز تک ہر نماز کو غسل کرے
 کیونکہ ان سات روز کا ہر ایک روز حیض کا ہی ہو سکتا ہے اور طہر کا بھی اور حیض موقوف ہو سکتا
 ہے اس لئے کہ اگر حقیقت میں اس کا حیض تین دن تک رہا ہی تو چوتھی تاریخ کو غسل لازم ہو گا
 چار دن تک رہا ہی تو پانچویں تاریخ کو لازم ہو گا اگر پانچ دن تک رہا ہی تو چھٹی تاریخ کو لازم ہو گا
 اسی طرح دس روز تک احتمال ہی اور بعد ہے کے بالکل احتمال نہیں کہ سبب استمرار خون
 استحاضہ کے ہر نماز کو تازہ وضو کیا جائے

تاریخ بیت و کرم بیع الاول و زجرہ

باتمام رسید و الحمد للہ علی

دک و صل اللہ علی محمد

و سلم

الرحمہ

